بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡم   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصاراللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی وسعت، عظمت اور اس کی شان کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍فروری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں 20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے اور جماعتوں میں یوم مصلح موعود کے حوالے سے جلسے بھی ہوتے ہیں یوم مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی جس میں ایک خادم اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کے لئے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا پیشگوئی کے متعلق بعض نکات میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں بیان کروں گا تا کہ پیشگوئی کی وسعت اور اس کی شان کا کچھ اندازہ ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: 20؍فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں آپ یہ خطبہ ہوشیار پور میں دے رہے تھے۔ ایک ایسے مکان میں جو اس وقت طویلہ کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا وہ باقاعدہ گھر نہیں تھا بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسب ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں ایک زائد جگہ تھی، قادیان کا ایک گمنام شخص جس کو قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اس کی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کے لئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اس کو ایک نشان دیا وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کے لئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔ جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے اس پر اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ اگر آپ اپنے ہاں محض ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دیتے تب بھی یہ خبر اپنی ذات میں ایک پیشگوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو بہر حال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ دوسرے آپ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپ کی عمر 50 سال سے اوپر تھی اور ہزاروں ہزار لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد کی پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں لڑکے تو پیدا ہوتے ہیں مگر پیدا ہونے کے تھوڑے عرصے ہی بعد مر جاتے ہیں اور یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے پس اول تو کسی

لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہوسکتا۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام آپ بطور تنزل اس اعتراض کوتسلیم کر کے فرماتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ محض کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو سوال یہ ہے کہ میں نے محض ایک لڑکے کی پیدائش کی کب خبر دی ہے۔ بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کوقبول فرما کر ایک ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضرت مصلح موعودرضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصلح موعودحضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی کسی آئندہ نسل سے تین چار سو سال کے بعد آئے گا موجودہ زمانے میں نہیں آسکتا مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔حضرت مسیح موعودعلیہ السلام تو لکھتے ہیں کہ اس وقت اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کررہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہےتونشان دکھایا جائے۔اندرمَن اعتراض کررہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہےتُونشان دکھایا جائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خداتو ایسا نشان دکھاجوان نشان طلب کرنے والوں کواسلام کا قائل کردے تو ایسا نشان دکھا جو اندرمن مرادآبادی وغیرہ کواسلام کا قائل کردےاور یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعودعلیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدانے آپ کو یہ خبردی کہ آج سے تین سوسال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جواسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جواس بات کومعقول قرار دے سکے۔پنڈت لیکھرام منشی اندرمن مرادآبادی اور قادیان کے ہندوتو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے متعلق یہ دعوی کہ اس کا خدا دنیا کونشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے اگر اس دعوے میں کوئی حقیقت ہے توہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے رحمت کا نشان دکھا تو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعودعلیہ السلام سے نشان مانگا تھا۔پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔پس یہ نشان حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہر ہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھااور یہ ظاہر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یہ الفاظ فرماتے ہوئے کہ میں ہی مصلح موعود ہوں پہلے آپ پر یہ اعتراض تھا کہ آپ نے اعلان نہیں کیا۔ 1944ء میں آپ نے اعلان کیا۔آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔جوشخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارے میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملے میں میرے ساتھ مباہلہ کرلے۔پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرمادے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اوراس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جارہا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق اپنے الہام اوراعلام کے ذریعہ مجھے بتادیا ہے کہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہوچکی ہے اوراب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کردی ہے اوران پر یہ امر واضح کردیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب،محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعودعلیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں،جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کوجھوٹا کہتے ہیں کاذب ہیں وہ لوگ جومحمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

کاذب کہتے ہیں، خدانے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اس کے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اس کی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا اس خبر کو پورا کیا اس انسان کے ذریعہ آپ اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ اس خبر کو پورا کیا۔

پس یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا۔ آپ کا باون سالہ دور خلافت اور اس کا ہر دن اس کی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ اے میرے دوستو میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار ہوں۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گذشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑھیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑھی میری بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کے لئے بہانے کے لئے تیار ہو جائیں۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ کہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کیا لیکن میں کہتا ہوں کہ اس خوشی میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کریں۔ اگر ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بہ شانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کے لئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم کام کرنے والے ہوں صرف جلسہ مصلح موعود منانے والے ہی نہ ہوں اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والے ہوں اور اسی بات پر صرف خوش نہ ہو جائیں کہ ہم جلسے منا رہے ہیں حقیقی طور پر ہم اس مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں اس کام کو آگے بڑھانے والے ہوں جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا تھا اور جس کے لئے آپ نے بیشمار پیشگوئیاں بھی فرمائیں اور مصلح موعود کی پیشگوئی بھی ان میں سے ایک پیشگوئی ہے۔

نیز فرمایا: ایک آپ کے کاموں کے سلسلہ میں بھی مختصر صرف ایک بات کا یہاں ذکر میں کر دیتا ہوں کہ پیشگوئی میں الفاظ ہیں کہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا اور اس کی ایک جھلک جو ہے جو آپ کے کام ہیں ان کی میں بتا دیتا ہوں آپ کو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب لیکچرز اور تقاریر کا مجموعہ انوار العلوم کے نام سے شائع ہو رہا ہے۔ بہت ساری جلدیں شائع ہو چکی ہیں جو اردو پڑھنا جانتے ہیں ان کو پڑھنا چاہئے۔ اس وقت انوار العلوم کی چھبیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں ان چھبیس جلدوں میں کل چھ سو ستر کتب لیکچرز اور تقاریر آ چکی ہیں۔ خطبات محمود کی اس وقت تک کل انتالیس جلدیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 1959ء تک کے خطبات شائع ہو گئے ہیں۔ ان جلدوں میں 2367 خطبات شامل ہیں۔ تفسیر صغیر دس سو اکہتر صفحات پر مشتمل ہے۔ تفسیر کبیر دس جلدوں پر محیط ہے اس میں قرآن کریم قرآن کریم کی انسٹھ سورتوں کی تفسیر بیان کی گئی ہے۔ تفسیر کبیر کی دس جلدوں کے صفحات کی کل تعداد پانچ ہزار نو سو سات ہے۔ غیر مطبوعہ تفسیر حضرت مصلح موعود کے درس القرآن جو کہ غیر مطبوعہ تھے وہ ریسرچ سیل نے کمپوز کرنے کے بعد فضل عمر فاؤنڈیشن کے سپرد کر دیئے ہیں۔ اس کے 3094 صفحات ہیں۔ اس کے بعد اب ریسرچ سیل کو میں نے کہا تھا کہ حضرت مصلح موعود کی تحریرات اور فرمودات سے تفسیر قرآن اکٹھی کی جائے جس پر کام شروع کیا گیا ہے اور اب تک نو ہزار صفحات پر مشتمل تفسیر لی جا چکی ہے اور اس پر مزید کام جاری ہے۔ یہ تو ہے ایک مختصر جائزہ آپ کے کاموں کا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں آپ پر اور ہر آن اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرماتا رہے اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس بیٹے کی طرح اسلام کی اشاعت کا درد اپنے دل میں بھی پیدا کرنے والے ہوں اور اسلام کی خدمت کے لئے ہم ہر وقت کمر بستہ ہوں اور ان لوگوں میں شامل ہوں جو دین کی خدمت کرنے والے ہوں نہ کہ ان لوگوں میں جن کے بارے میں حضرت مصلح موعود نے فرمایا تھا کہ

آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

اللہ تعالیٰ نہ کرے کہ یہ سلسلہ بدنام کرنے والے ہوں بلکہ خدمت میں آگے سے آگے بڑھتے چلے جانے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہے محترمہ مریم الزبتھ صاحبہ کا جو مکرم و محترم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی دوسری اہلیہ تھیں چھیاسی سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں ان کی وفات ہوگئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

دوسرا جنازہ ہے عزیزم جاہد فارس احمد کا جو بارہ سال کی عمر میں وفات پا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کا بیٹا تھا۔ عزیزم جاہد کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے ہیں۔ جزیٹر میں گھر میں آگ لگنے کی وجہ سے اس کو بھی آگ لگی اور زخمی ہوا۔ ٹھیک ہو رہا تھا لیکن پھر کوئی انفیکشن زیادہ بڑھ گیا اور پھر ہسپتال میں اس کی وفات ہوگئی۔ اس عمر کے معصوم بچے جنتی تو ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پیاروں کی قربت میں جگہ دے۔ اس کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کے ماں اور نانا نانی کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar (aba) 21st - February - 2020

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB